



## سوال

(327) ان کی یہ ناراضی بلاوجہ ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا ایک بچہ ہے اور اب میری بیوی حاملہ ہے۔ میں نے اپنی والدہ کو بلا یا تاکہ وہ ہمارے پاس رہے لیکن وہ اپنے ساتھ میرے بھائی کے تین بچوں کو بھی لے آئی جس کی وجہ سے ہمارا بجٹ بہت متاثر ہوا حتیٰ کہ مجھے قرض لینا پڑ گیا ہے۔ اگر میں اپنی والدہ کی ضروریات کو تو پورا کروں مگر اپنے بھائی کے بچوں کو واپس کر دوں تو کیا اس سے اپنی والدہ کا ناراضی بن جاؤں گا؟ یاد رہے! والدہ یہ چاہتی ہے کہ میں ان کے ان پوتوں کو بھی خوش رکھوں۔ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ قول صحیح ہے کہ "جس نے اپنے والدین کو ناراض کیا وہ نافرمان ہے؟"

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

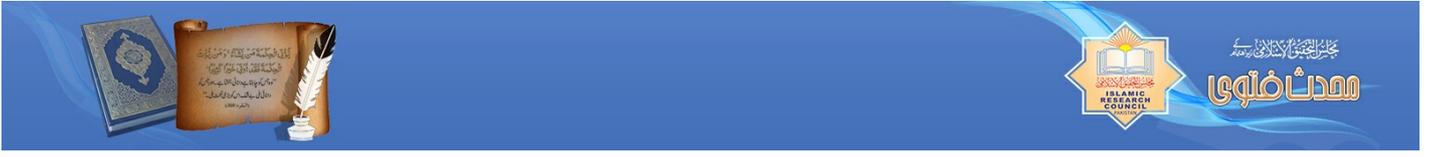
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر آپ کا بجٹ قلیل ہے اور وہ آپ کے بھتیگوں پر خرچ کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا، تو ان پر خرچ کرنا آپ کے لیے واجب نہیں ہے۔ آپ اس سلسلہ میں اپنی والدہ کو قائل کر سکتے ہیں ان کے سامنے یہ بات واضح کر دیں کہ اگر آپ ان پر خرچ نہ کر سکیں تو آپ معذور ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا اور اللہ تعالیٰ اس پر اسی قدر بوجھ ڈالتا ہے جس قدر اس نے اسے دیا ہوتا ہے مجھے نہیں معلوم کہ اس صورت حال میں آپ کی ماں آپ سے ناراض ہوں گی کیونکہ اس حال میں ان کی ناراضی بلاوجہ ہے لہذا آپ کو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب مذکورہ بالا قول کا تعلق ہے تو مجھے نہیں معلوم کہ ان کی طرف اس کا اتساب صحیح ہے یا نہیں؟ البتہ اس کے معنی صحیح ہیں کہ انسان جب کسی شرعی عذر کے بغیر اپنے والدین کو ناراض کرتا ہے تو وہ ان کا نافرمان ہے کیونکہ والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ انہیں راضی رکھیں اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کریں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج 4 ص 252



## محدث فتویٰ